السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلا تَنكِحوا ما نَكَحَ ءاباؤُكُم مِنَ النِّساءِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كانَ فـٰحِشَةً وَمَقتًا وَساءَ سَبيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَوٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَوٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ وَأُمَّهـٰتُ نِسائِكُم وَرَبـٰئِبُكُمُ الّـٰتى فى حُجورِكُم مِن نِسائِكُمُ الّـٰتى دَخَلتُم بِهِنَّ فَإِن لَم تَكونوا دَخَلتُم بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيكُم وَحَلـٰئِلُ أَبنائِكُمُ الَّذينَ مِن أَصلـٰبِكُم وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كانَ غَفورًا رَحيمًا ﴿٢٣﴾ ... سورة النساء

''اور جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے ناح کیا ہوان سے نکاح نہ کرنا مگر (جاہلیت میں) جو ہوچکا (سو ہوچکا) یہ نہایت بے حیائی اور (اللہ) کی ناخوشی کی بات تھی اور بہت برا دستور تھا تم پر حرام کی گئی تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں اور بھانجیاں (اسی طرح) تمہاری دودھ کی مائیں اور تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری مدخولہ بیویوں کی (کسی دوسرے شوہر سے) بیٹیاں اور اگر تم نے دخول کیا ہو تو کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی حرام ہے مگر جو ہوچکا (سو ہوچکا) بے شک اللہ بخشنے والا (اور) رحم والا ہے۔''

مندرجہ بالا آیات کا معنی و مفہوم کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کا ذکر کیا ہے جن سے نکاح کرنا حرام ہے، ان آیات میں جن اسباب حرمت کو بیان کیا گیا ہے، ان کا تعلق تین چیزوں سے ہے اور وہ یہ ہیں۔ 1۔ نسب 2۔ رضاعت اور 3۔ مصاہرت۔

ارشاد باری تعالیٰ:

وَلا تَنكِحوا ما نَكَحَ ءاباؤُكُم مِنَ النِّساءِ إِلّا ما قَد سَلَفَ ﴿٢٢﴾ ... سورة النساء

''اور جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہوان سے نکاح نہ کرنا مگر جاہلیت میں جو ہوچکا (سو ہوچکا)۔''

سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی انسان کےلئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی ایسی عورت سے شادی کرے جس سے اس کے باپ یا دادا یا اس سے بھی اوپر کے انسان نے شادی کی ہو، دادا ہو یا نانا دونوں کےلئے ایک ہی حکم ہے اور اس اعتبار سے بھی کوئی فرق نہیں کہ ان کا اس عورت سے جنسی تعلق قائم ہوا ہے یا نہیں۔

جب کوئی آدمی کسی عورت سے صحیح عقد قائم کرے تو وہ اس کے بیٹوں، پوتوں، پڑپوتوں اور نیچے سب تک حرام ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُم أُمَّهـٰتُكُم وَبَناتُكُم وَأَخَوٰتُكُم وَعَمّـٰتُكُم وَخـٰلـٰتُكُم وَبَناتُ الأَخِ وَبَناتُ الأُختِ ﴿٢٣﴾ ... سورة النساء

''تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کردی گئی ہیں۔''

اس آیت میں ان رشتوں کو بیان کیا گیا ہے جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں اور وہ سات ہیں۔ 1۔ مائیں اور ان سے اوپر کی خواتین یعنی دادیاں اور نانیاں 2۔ بیٹیاں اور ان سے نیچے کی خواتین یعنی بھتیجیاں او بھانجیاں 3۔ بہنیں خواہ وہ حقیقی ہوں یا صرف ماں کی طرف سے ہوں یا صرف باپ کی طرف سے 4۔ پھوپھیاں، ان سے آباؤ اجداد کی بہنیں مراد ہیں خواہ وہ حقیقی پھوپھیاں ہوں یا صرف باپ کی طرف سے یا صرف ماں کی طرف سے۔ حقیقی پھوپھیاں وہ ہیں جو آپ کے باپ کی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے بہنیں ہوں اور باپ کی طرف سے پھوپھیاں وہ ہیں جن کو آپ کے باپ کی ان کے باپ کی طرف سے بہنیں ہوں اور ماں کی طرف سے پھوپھیاں وہ ہیں جو آپ کے باپ کی ان کی ماں کی طرف سے بہنیں ہوں۔ 5۔ خالائیں، اس سے مراد ماں اور نانی کی بہنیں ہیں خواہ وہ نانی سے بھی اوپر کی ہوں خواہ وہ ماں کی باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے بہنیں ہوں، حقیقی خالائیں وہ ہوتی ہیں جو آپ کی والدہ کی ان کے ماں باپ کی طرف سے بہنیں ہوں اور باپ کی طرف سے خالائیں وہ ہیں جو آپ کی والدہ کی ان کے باپ کی طرف سے بہنیں ہوں اور ماں کی طرف سے خالائیں وہ ہیں جو آپ کی والدہ کی ان کی ماں کی طرف سے بہنیں ہیں۔

یاد رہے کسی شخص کی خالہ یا پھوپھی اس کی اولاد در اولاد کی بھی خالہ اور پھوپھی ہے یعنی آپ کے باپ کی پھوپھی آپ کی پھوپھی اور آپ کے باپ کی خالہ آپ کی بھی خالہ ہے، اس طرح آپ کی ماں کی پھوپھی اور خالہ بھی آپ کی پھوپھی اور خالہ ہے اسی طرح آپ کے دادوں، نانوں، دادیوں، نانیوں کی پھوپھیاں اور خالائیں بھی آپ کی پھوپھیاں اور خالائیں ہیں۔ 8۔ بھتیجیاں خواہ وہ بھائی جس کی وہ بیٹیاں ہوں وہ حقیقی بھائی ہو یا صرف باپ کی طرف

سے یاصرف ماں کی طرف بھائی ہویعنی آپ کے حقیقی بھائی کی بیٹی یا صرف باپ کی طرف سے یا صرف ماں کی طرف سے بھائی کی بیٹی اوراس کی بیٹی کی بیٹی بھی آپ کے لئے حرام ہے، اس طرح اس کے بیٹے کی بیٹی بھی آپ کے حرام ہے اوراس سے نیچے کی تمام بیٹیاں بھی آپ کے لئے حرام ہیں۔ 9۔ اس طرح بھانجیوں کی حرمت کے بارے میں بھی یہی اصول ہے اور یہ سات رشتے نسب سے حرام ہیں۔ اوراس آیت کریمہ:

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ ٢٣ ... سورة النساء

''اور تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور رضاعی بہنیں۔''

میں ان رشتوں کی طرف اشارہ ہے جو رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

(یحرم من الرضاعۃ مایحرم من النسب)) (صحیح البخاري))

''رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔''

اور نسب سے جو رشتے حرام ہیں وہ مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، اور بھانجیاں ہیں تو ان کی نظیر جو رضاعی رشتے ہوں گے وہ بنی نبی ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق حرام ہیں اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور تمہاری ساس حرام کردی گئی ہیں اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی وہ بیٹیاں جن کی تم پرورش کرتے ہو ہاں اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو تو (ان کی بیٹیوں کے ساتھ نکاح کرنے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں اور تمہارے صلبی (حقیقی) بیٹوں کی عورتیں بھی۔''

اس آیت میں ان تین رشوں کا ذکر ہے ج ومصاہرت کی وجہ سے حرام ہیں یعنی بیویوں کی ماؤں سے مراد یہ ہے کہ آدمی کے لئے اپنی بیوی کی ماں اور دادی اور اوپر کی تمام خواتین بھی حرام ہیں خواہ وہ اس کے باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے اور یہ تمام خواتین محض عقد نکاح ہی سے حرام ہوجاتی ہیں۔

جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اس مرد پر منکوحہ کی ماں حرام ہوجاتی ہے اور وہ اس کی محرم بن جاتی ہے خواہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ دخول نہ بھی کیا ہو مثلاً اس کی یہ بیوی فوت ہوجائے یا یہ اسے طلاق دے دے تو اس کی ماں سے نکاح کرنا اس کے لئے حرام ہوگا اگر اس نے اپنی بیوی سے دخول نہیں کیا تو پھر بھی اس کی ماں اس کے لئے حرام ہوگئی، وہ اس کے سامنے اپنے چہرے کو ننگا کر سکتی ہے، اس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے خلوت میں جا سکتی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محض عقد نکاح سے اس کی بیوی کی ماں اور اس کی دادیاں نانیاں حرام ہوجاتی ہیں کیونکہ وہ (بیویوں کی ماؤں) کے عموم میں داخل ہیں اور عورت محض عقد ہی سے اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اس پر ارشاد باری تعالیٰ:

وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ. ٢٣ ... سورة النساء

''اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی وہ بیٹیاں جن کی تم پرورش کرتے ہو۔''

سے مراد بیوی کی بیٹیاں اور اس کی اولاد کی وہ بیٹیاں جو کسی اور خاوند سے ہوں وہ بھی اس کے لئے حرام ہیں اور اس کی محرم ہیں۔ اسی طرح اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کی بیٹیاں بھی اس کے لئے حرام ہیں لیکن اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یہاں دو شرطین بیان فرمائی ہیں وہ یہ کہ 1 بیوی کی پہلے خاوند سے بیٹی (ربیبہ) آدمی کی زیر پرورش ہو۔ 2۔ اور بیوی سے صحبت ہو چکی ہو۔ ان میں سے پہلی شرط جمہور اہل علم کے نزدیک اغلبی ہے جس کا کوئی مفہوم نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مدخولہ بیوی کی بیٹی مرد کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کی پرورش بھی نہ بھی ہو اور دوسری شرط یعنی 'جن کیساتھ تم نے دخول کیا ہو' یہ شرط اصل مقصود ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا مفہوم بھی ذکر فرمایا ہے۔ جبکہ پہلی شرط کا مفہوم بیان نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اس شرط کا مفہوم معتبر نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ کے مفہوم کا اللہ تعالیٰ نے اعتبار کیا ہے اسی وجہ سے تو فرمایا کہ اس پر ارشاد باری تعالیٰ

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ...٢٣ ... سورة النساء

''اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں بھی۔''

سے مراد حقیقی بیٹے کی بیوی ہے خواہ وہ اس سے بھی نیچے کے درجے میں ہو، وہ بھی محض عقد نکاح ہی سے اس کے باپ پر حرام ہے، اس طرح پوتے کی بیوی بھی محض عقد ہی سے دادا پر حرام ہوجاتی ہے لہذا اگر کوئی مرد کسی عرت سے صحیح عقد کرے اور پھر اسے فوراً طلاق دے دے تو وہ اس کے باپ دادا اور اس سے بھی اوپر کے تمام لوگوں کے لئے بھی حرام ہوجائے گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ:

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ...٢٣ ... سورة النساء

''اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں (بھی حرام ہیں)۔''

کے عموم کا یہی تقاضا ہے اور عورت محض عقد ہی سے اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے۔

یہ ہیں وہ تین اسباب جو موجب حرمت ہیں یعنی 1۔ نسب۔ 2۔ رضاعت۔ 3۔ مصاہرت، نسب کی وجہ سے سات قسم کے رشتے حرام ہیں۔ رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہیں جو نسب کی نظیر ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

((يحرم من الرضاعة مايحرم من النسب)) (صحيح البخاري)

"رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہیں جو نسب سے حرام ہیں۔"

اور مصاہرت کی وجہ سے چار قسم کے رشتے حرام ہیں جن ذکر سورہ نساء کی آیات 23/22 میں ہے یعنی 1۔ وہ عورتیں جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو۔ 2۔ ساسیں۔ 3۔ جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو ان کی بیٹیاں اور 4۔ تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں۔ اور رہا ارشاد باری تعالیٰ

"وَرَبـٰئِبُكُمُ الّـٰتى فى حُجورِكُم مِن نِسائِكُمُ الّـٰتى دَخَلتُم بِهِنَّ... ٢٣... سورة النساء

"(اور دو بہنوں کا اکٹھا کرنا بھی) حرام ہے"

تو یہ حرمت، ابدی نہیں ہے کیونکہ دونوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے، بیوی کی بہن شوہر کے لئے حرام نہیں ہے حرام یہ ہے کہ دونوں کو بیک وقت اپنے نکاح میں رکھے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دو بہنوں کا اکٹھا کرنا حرام ہے، یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری بیویوں کی بہنیں حرام ہیں لہٰذا اگر مرد اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دے اور اس کی عدت پوری ہو جائے تو وہ اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے کیونکہ حرام یہ ہے کہ دونوں بہنوں کو بیک وقت نکاح میں رکھا جائے، جس طرح دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے، اسی طرح کسی عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو اکٹھا کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے یہ ثابت ہے یعنی جن عورتوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے وہ (تین قسم کی ہیں۔ 1۔ دو بہنیں۔ 2۔ عورت اور اس کی پھوپھی اور 3۔ عورت اور اس کی خالہ (جب کہ چچا اور ماموں کی بیٹی کو جمع کرنا جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 147

محدث فتویٰ